بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم   و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com

حوالہ/Ref   تاریخ/Date

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۶ء کی مناسبت سے
رضاکاران اور مہمانانِ جلسہ کو زرّیں نصائح

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 24/ جولائی 2026ء (۲۴ روفاء ۱۴۰۵ ہش) بمقام حدیقۃ المہدی، آلٹن، ہمپشائر، یوکے۔

تشہد، تعوذ اور سوۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جلسہ سالانہ برطانیہ شروع ہو رہا ہے۔ ملک کے کونے کونے اور دنیا کے مختلف ممالک سے مہمان اِس میں شامل ہونے کے لیے آ رہے ہیں یا آئے ہیں۔ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں، جو خاص دینی مقصد کے لیے یہاں آ رہے ہیں، پس اِن مہمانوں کی مہمان نوازی بھی خاص اعزاز رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں جہاں جلسہ سالانہ ہوتے ہیں، وہاں کے بچے، جوان، مرد اور عورتیں اِس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ ہم نے جلسے کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے اور اِس کے لیے سب اپنے آپ کو رضاکار کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ قطع نظر اِس کے کہ اب دنیا والوں کی ترجیحات بدل گئی ہیں، مخلصینِ جماعت اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے پیش کر رہے ہیں۔

یہ وہ لوگ ہیں جو اِس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مہمانوں کی خدمت اور عزت اور تکریم کا حکم دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل اور قول سے اِس بات کی تلقین فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لانے والے، مہمان کا جائز حق ادا کرتے ہیں یا ادا کریں۔ عرض کیا گیا کہ جائز حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ایک دن اور رات کی مہمان نوازی۔ اور دوسری جگہ یہ بھی روایت ملتی ہے کہ تین دن تک اُس کی

مہمان نوازی کرو۔

یہ تو خاص مہمانوں کے لیے ہے، عام طور پر جو لوگوں کے گھروں میں آتے ہیں، بعض دنوں کے لیے آتے ہیں۔ عمومی طور پر جب کوئی مہمان آئے، تو اُس کی مہمان نوازی کرنی چاہیے، یہی مسلمانوں کو حکم ہے۔

آج کل جلسے کے دنوں میں جو مہمان آرہے ہیں، یہ دُور دراز کا سفر کر کے آرہے ہیں، دوسرے ملکوں سے آرہے ہیں۔ یہ تو تین دن سے زیادہ بھی ٹھہریں گے۔ جماعتی انتظام کے تحت یہ جتنے دن بھی ٹھہریں، تین سے چار ہفتے تک یا دو سے تین ہفتے تک، جماعت اُن کی مہمان نوازی کرتی ہے۔ اور اِس کے لیے یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ جماعت کے پاس اِن کی مہمان نوازی کرنے کے لیے اتنی بڑی تعداد میں کارکن مہیا ہیں، جو paid کارکن نہیں ہیں۔ تین سے چار ہفتوں تک رضا کار اپنے آپ کو اِس مقصد کے لیے پیش کرتے ہیں۔ بلکہ مہمان نوازی کا یہاں یوکے میں اتنا وسیع نظام ہو گیا ہے کہ سارا سال ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لنگر چلتا ہے۔ کیونکہ یہاں خلافت موجود ہے اور خلیفہ ءِ وقت کی موجودگی کی وجہ سے لوگوں کا یہاں آنا جانا بہت زیادہ ہے اور اِس کی وجہ سے مہمان نوازی بھی کرنی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اِن سب کو جزا دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مہمان کے جذبات بہت نازک ہوتے ہیں، اِس لیے اُن کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے۔ پس ہمیں اِس بات کو بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ ہم نے مہمانوں کی ہر طرح سے خدمت کرنی ہے۔ اگر ہم نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے، تو پھر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اِس فرض کو ادا کرنے کی حتی المقدور کوشش بھی کرنی چاہیے تا کہ اِس خدمت کے بدلے میں اللہ تعالیٰ بھی ہم سے راضی ہو۔ اور جہاں تک ہو سکے ہم مسیحِ محمدی کے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کر سکیں۔

ہمارے کارکنان جو مہمان نوزی کرتے ہیں یا ہمارے جلسے کے جو انتظامات ہوتے ہیں، اِن انتظامات سے باہر سے آئے ہوئے غیر اَز جماعت اور غیر مسلم مہمان بھی بہت متاثر ہوتے ہیں۔ وہ یہ دیکھ کر حیران ہوتے ہیں کہ کارکنوں کا ایک پُورا نظام ہے جو یہاں چلایا جا رہا ہے جس میں ٹریفک کا نظام بھی ہے، کھانا کھلانے کا نظام ہے، صفائی کا نظام ہے، پکانے کا نظام ہے، پانی کی سپلائی کا نظام ہے، غرض کہ بے شمار نظامتیں ہیں، جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے والنٹیر ز کام کر رہے ہیں غیر لوگ اِسے دیکھ کر بہت متاثر ہوتے ہیں۔ یہ بھی تبلیغ کا ایک ذریعہ ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمانوں کی کس حدّ تک خدمت کیا کرتے تھے یا اُن کا خیال رکھوایا کرتے تھے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپؑ مہمانوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ حافظ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ لنگر کے مہمانوں کا خیال رکھنے کے لیے مقرر کیے گئے تھے، تو آپؑ اُنہیں توجہ دلاتے تھے کہ اِن مہمانوں کا خاص خیال رکھو۔ اور عام دنوں میں مہمانوں کی حیثیت کے مطابق اُن کی

خدمت بھی کرو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کے متعلق متعدد واقعات ملتے ہیں جو آپؑ کی شفقت، احساسِ ذمہ داری اور مہمانوں کے ساتھ حسنِ سلوک کا بہترین نمونہ پیش کرتے ہیں۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جلسہ کے موقع پر جماعتی اجلاس میں شرکت کی وجہ سے وہ کھانا نہ کھا سکے۔ اجلاس ختم ہونے کے بعد جب وہ رات گئے لنگر خانے پہنچے تو کھانا ختم ہو چکا تھا۔ صرف روٹی کا ایک ٹکڑا ملا جسے وہ کھانے لگے۔ اسی دوران دروازے پر دستک ہوئی اور آواز دی گئی کہ اگر کوئی مہمان بھوکا رہ گیا ہے تو لنگر خانے آ کر کھانا کھا لے۔ اگلے روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ رات اللہ تعالیٰ نے الہام فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔ (یعنی اے نبی! بھوکے اور ضرورت مند کو کھانا کھلاؤ۔)

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مہمانوں کی تکلیف کا بھی احساس فرماتا ہے، اس لیے جلسے کی انتظامیہ کو ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ جو مہمان سفر کی وجہ سے دیر سے پہنچیں یا کسی مجبوری کی بنا پر وقت پر کھانا نہ کھا سکیں، ان کے لیے بھی مناسب اور تازہ کھانے کا انتظام موجود ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ میرے مرید خواہ غریب ہوں یا امیر، سب میرے نزدیک برابر ہیں، اس لیے اگر گوشت اور پلاؤ پکایا جائے تو سب کے لیے ہو، اور اگر دال ہو تو وہ بھی سب کو یکساں دی جائے۔ اس تعلیم سے مساوات، عدل اور اخوت کا اعلیٰ معیار قائم ہوتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریق تھے۔ آپؑ کے اسلوب تھے۔ آپؑ کی نصیحت کرنے کے انداز تھے اور آپؑ کی مہمان نوازی کے طریقے تھے۔

بہرحال اس بات کا مہمانوں کو بھی خیال رکھنا چاہیے کہ لنگر کے انتظام کے تحت جو کھانا پکتا ہے، جو بھی ملتا ہے، اِس کو صبر اور شکر سے کھا لینا چاہیے۔ اور جب آپ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بُلانے پر آئے ہیں اور اِس مقصد کے لیے آئے ہیں کہ ہم نے یہاں روحانی مائدہ حاصل کرنا ہے، تو روحانی مائدے کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیے، اور اگر کھانے میں کوئی کمی بیشی ہو بھی جائے تو برداشت کر لینا چاہیے اور مطالبہ نہیں کرنا چاہیے۔ اِس لیے مہمان بھی اِس بات کا خیال رکھیں کہ اِن تین دنوں میں جو بھی مِل جائے، اُس کو صبر اور شکر سے کھا لیں اور کسی قسم کا ایسا اظہار نہ کریں کہ یہ چیز ہمیں پسند نہیں اور ہم نے نہیں کھانی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کو پیش کیے جانے والے کھانے کے معیار کی بابت احتیاط پر مبنی ایک روایت پیش کرنے کے بعد حضورِ انور نے تلقین فرمائی کہ کھانا پکانے کی ڈیوٹی والے جو کارکنان ہیں، اُنہیں بھی احتیاط کرنی چاہیے کہ اِن دنوں میں خاص طور پر، آجکل کیونکہ گرمی کا موسم ہے کھانے کا انتظام ایسا ہونا چاہیے کہ کھانا صحیح طرح محفوظ رہے اور دیر تک پڑا نہ رہے اور خاص طور پر دال وغیرہ، جس میں جلدی سڑان پیدا ہو جاتی ہے، وہ دیر تک رکھ کے مہمانوں کو نہ کھلائیں۔ اِس کا خیال رکھیں اور پہلے کھانے کو اچھی طرح چیک کر لیا کریں۔

ہمیشہ یادرکھیں کی جس نیک مقصد کے لیے آپ آئے ہیں اُسی کو آپ نے پُورا کرنا ہے، اگر یہ نہیں تو پھر کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔حضورِانور نے فرمایا کہ یہاں نمازوں کا باقاعدہ انتظام تو ہے،لیکن جولوگ لمبا قیام کررہے ہیں، جماعتی قیام گاہوں میں رہ رہے ہیں، جلسے کے بعد بھی اُنہوں نے نمازوں کی طرف باقاعدہ توجہ دینی چاہیےاور باجماعت نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اِن دنوں میں جو یہاں ٹینٹوں میں رہ رہے ہیں یا مارکیوں میں رہ رہے ہیں، اِن سب کو چاہیے کہ یہاں تین دنوں میں تہجد بھی ہوتی ہے، تہجد کے وقت جب اُٹھایا جائے، تو اُٹھنا چاہیے، اِس طرف خاص توجہ دیں۔نمازوں کی باقاعدگی تو ہے ہی، لیکن تہجد کی باقاعدگی کی بھی خاص طور پر کوشش کرنی چاہیے۔

بعدازاں حضورِانور نے موسم کی خشکی کے تناظر میں انفرادی یا اجتماعی قیام گاہوں میں کسی بھی قسم کی آگ نہ جلائے جانے کی بابت تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر جگہ پر بیٹھ کر کسی بھی قسم کی چنگاری سے پرہیز کریں، اور احتیاط کریں کہ اِس کی وجہ سے کوئی حادثہ بھی پیش آسکتا ہے۔

صفائی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے حضورِانور نے فرمایا کہ اگرچہ انتظامیہ غسل خانوں، ٹائلٹس اور دیگر مقامات کی صفائی کا اہتمام کرتی ہے، لیکن ہر مہمان اور ہر کارکن کی بھی ذمہ داری ہے کہ استعمال کے بعد صفائی کا خیال رکھے۔حدیثِ نبویؐ کے مطابق صفائی ایمان کا حصہ ہے، اور جب جلسہ میں ایمان بڑھانے کے لیے آئے ہیں تو صفائی کو بھی عبادت سمجھتے ہوئے اس کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ان دنوں میں ہر شخص اپنے آپ کو کارکن سمجھے اور جہاں بھی ضرورت محسوس ہو تعاون کرے۔

اس کے ساتھ حضورِانور نے ایمان کے معیار بلند کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔فارغ اوقات میں ذکرِ الٰہی، درود شریف، استغفار اور دعاؤں میں مشغول رہیں۔غیر ضروری گفتگو، فضول مشاغل اور بے فائدہ باتوں سے اجتناب کریں اور دینی گفتگو اور ذکرِ الٰہی کو اپنی مجالس کا حصہ بنائیں۔اسی طرح جلسہ میں قائم کی جانے والی مختلف نمائشوں سے بھی ضرور استفادہ کریں۔انہیں محض دیکھنے کی چیز نہ سمجھیں بلکہ شوق اور توجہ سے دیکھیں، کیونکہ ان سے علمی، تاریخی اور دینی معلومات حاصل ہوتی ہیں اور انسان کے ایمان اور علم میں اضافہ ہوتا ہے۔

آخر میں حضورِانور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہر شامل ہونے والے کو جلسہ سالانہ کی دینی، روحانی اور علمی برکات سے بھرپور حصہ عطا فرمائے، یہ برکات ان کی زندگیوں میں ہمیشہ قائم رہیں اور ان کی آئندہ نسلوں تک منتقل ہوں۔اللہ تعالیٰ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والا بنائے۔مزید تلقین فرمائی کہ جلسہ کے افتتاحی خطاب اور دیگر تمام تقاریر کو پوری توجہ، غور اور اخلاص سے سنیں اور ان میں بیان ہونے والی نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَ ادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔